میدان میں اطالوی، فرانسیسی اور برطانوی سامراج کا مقابلہ کیا۔ دوسری طرف مسلمانوں کے اندر پھیلی ہوئی بُرائیوں اور کمزوریوں کی اصلاح اور دین و دنیا کی دوئی ختم کر کے معاشرے میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کے لیے عظیم جدوجہد کی۔

اس تحریک نے اپنے دورِ عروج میں وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے ذہن وفکر، دل و دماغ کو متاثر کیا اور سیاسی و اجتماعی طور پر اسلامی تاریخ پر دُور رس اثرات مرتب کیے۔ یوں یہ تحریک بعد میں اُٹھنے والی اسلامی تحریکوں کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ بن گئی۔ انتہائی اہم موضوع پر اس تحقیقی کتاب کے مطالعے کے بعد ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی شان دار تحریک (سنوسی تحریک) عروج کے بعد زوال کا شکار کیوں کر ہوئی؟ مصنف کو یہ تجزیہ پیش کرنا چاہیے تھا۔ مشکل اندازِ بیان اور پروف ریڈنگ کی غلطیاں قابلِ توجہ ہیں۔ (حمیداللہ خٹک)

**راہِ نجات**، مرتبہ: پروفیسر سمیّہ طفیل۔ ملنے کے پتے: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۱۷۰۷۴۔ ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۲۴۱۹۔ کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۷۳۲۰۳۱۸۔ صفحات: ۴۵۶۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

دین کا صحیح فہم حاصل ہونا باری تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے لیکن دین پر استقامت اور جذبۂ دینی میں دوام اس سے بھی عظیم الشان نعمت ہے۔ ۱۹۴۱ء میں دین کا درد رکھنے والے ۷۵؍افراد نے قافلۂ اسلام میں شمولیت اختیار کی تھی، لیکن راستے کی دشواریوں، سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے بہت سے لوگ تھک تھک کر رفتہ رفتہ قافلے سے بچھڑتے اور پیچھے رہتے گئے۔ معدودے چند افراد ہی کو تادمِ آخر قافلے سے قدم ملا کر چلنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایسے صاحبانِ عزیمت میں میاں طفیل محمد سرفہرست ہیں۔ انھوں نے اوّل روز سے کلمۃ اللہ کو بلند کرنے کا جو عہد کیا تھا، تادمِ واپسیں اس سے سرمو انحراف نہیں کیا۔ میاں صاحب جب جماعت اسلامی میں شامل ہو رہے تھے تو ایک شان دار کیریئر ان کا منتظر تھا، مگر انھوں نے ایک خندۂ استہزا سے اسے مسترد کر دیا، والد کی شدید ناراضی بھی قبول کرلی (بعدازاں ان کے والد میاں صاحب کے فیصلے سے بے حد خوش تھے اور وفات تک ازراہِ محبت انھی کے پاس مقیم رہے)۔

میاں صاحب کی آپ بیتی مشاہدات کئی برس پہلے پروفیسر سلیم منصور خالد کی توجہ سے